



سوال

(67) عورتوں کا مسجد میں تراویح ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض عورتیں پابندی سے تراویح کی نماز مسجدوں میں جا کر ادا کرتی ہیں۔ ان میں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر ہی نکل جاتی ہیں۔ بعض عورتیں مسجدوں میں جا کر اونچی آواز میں باتیں کرتی ہیں۔ کیا ان کا مسجد میں جا کر تراویح پڑھنا واجب ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تراویح کی نماز عورتوں پر واجب ہے اور نہ مردوں پر۔ بلکہ یہ ایک سنت ہے جس پر اللہ کی طرف سے نہایت عظیم اجر و ثواب ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: البوہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" (بخاری مسلم)

"جس نے رمضان میں رات کی نماز میں ایمان اور احتساب کے ساتھ پڑھیں اللہ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔"

عورتوں کو اپنے گھر میں رہ کر رمضان کی راتوں کی نماز میں پڑھنا یعنی تراویح پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ الایہ کہ مسجدوں میں جانے سے ان کا مقصد صرف تراویح پڑھنا نہیں بلکہ دوسرے نفع بخش نیک کام ہوں مثلاً وعظ و تذکیر کے پروگرام میں شامل ہونا ہو یا درس و تدریس کی مجلس سے استفادہ کرنا ہو یا کسی جید قاری کی قرأت سننی ہو تو ان حالتوں میں ان کا مسجد جا کر نماز ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ اس صورتوں میں نماز پڑھنے کے علاوہ دوسری نیکیاں بھی مقصود ہیں اور اس لیے بھی کہ آج کل مرد حضرات اپنی عورتوں کو دینی تعلیم دلانے کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے۔ اس لیے ان عورتوں کا مسجد جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اگر وہ گھر میں بیٹھی رہیں گی تو ممکن ہے کہ انہیں نماز میں وہ رغبت نہ پیدا ہو جو مسجد میں ہوتی ہے۔

تاہم بہر صورت عورتیں مسجدوں میں اپنے شوہروں کی اجازت ہی سے جا سکتی ہیں اور شوہروں کو بھی چاہیے کہ اپنی بیویوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکیں الایہ کہ واقعی کوئی شرعی عذر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"لَا تَمْنُوا إِيمَانًا اللَّهُ مَسَاجِدَ اللَّهِ" (مسلم)



”اللہ کی بندگیوں (عورتوں) کو مسجدوں سے نہ روکو۔“

عذر شرعی کی صورت یہ ہے کہ مثلاً: شوہر ہو اور اسے بیوی کی خدمت کی ضرورت ہو۔ یا گھر میں پھوٹے پھوٹے بچے ہو اور انہیں گھر میں تنہا چھوڑنا مناسب نہ ہو، وغیرہ۔

اگر بچے مسجد میں شور مچاتے ہیں اور نمازیوں کو پریشان کرتے ہیں تو انہیں تراویح کی نماز کے لیے مسجد لے جانا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ تراویح کی نماز لمبی ہوتی ہے اور اتنی دیر تک بچوں کو سنبھالنا مشکل کام ہے، مختلف پنچ وقتہ فرض نمازوں کے کہ ان کا وقت مختصر ہوتا ہے۔ رہا مسئلہ عورتوں کا مسجدوں میں جا کر باتیں کرنے کا تو ان کا حکم بھی مردوں جیسا ہے۔ یعنی جس طرح مردوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مسجدوں میں اونچی آوازیں باتیں کریں اور دنیوی معاملات کے متعلق گفتگو کریں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی یہ مناسب نہیں ہے۔

یہاں ایک خاص بات کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسے حضرات ہوتے ہیں جو عورتوں کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ غیرت مند ہوتے ہیں۔ ملتے زیادہ کہ ان پر تکلیف دہ حد تک پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ انہیں کسی صورت میں مسجدوں میں جانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ آج کل مسجدوں میں عورتوں کے لیے علیحدہ محفوظ جگہ ہوتی ہے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے لیے کوئی علی حد جگہ نہیں ہوتی تھی۔ ان میں بعض حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی عورتوں کو مسجد میں سرگوشیوں تک کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ وہ خود اونچی آوازوں میں باتیں کرتے ہیں۔ میں ان سے کہنا چاہوں گا کہ غیرت ایک اچھی صفت ہے لیکن اس میں حد سے تجاوز کرنا ایک ناپسندیدہ بات ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ”کچھ ایسی غیرت ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے اور اس کا رسول بھی“

دور حاضر نے نئی زندگی کے دروازے عورتوں پر بھی اولکیے ہیں۔ آج عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر اسکول کالج اور بازار ہر جگہ آتی جاتی ہیں۔ لیکن اس جگہ جانے سے محروم ہو گئی ہیں جو اس سر زمین پر سب سے بہتر جگہ ہے یعنی مسجد میں بغیر کسی تردد کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ عورتوں کے لیے بھی مسجدوں کے دروازے کھلا دیں۔ انہیں بھی مسجدوں میں درس و تدریس کی مجلسوں سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کریں۔ انہیں بھی اللہ کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کا موقع عطا کریں۔ بہ شرطے کہ عورتیں اسی انداز میں مسجد جائیں جس طرح مسجد جانے کا حق ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقہ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 176

محدث فتویٰ